السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بریلوی مشرکوں سے نکاح ہوجاتا ہے؟ کیا عورت کی اجازت کے بغیر نکاح درست ہے؟ اگر اجازت لینے میں صفائی نہ برتی ہو تو ایسے نکاح کا کیا حکم ہے؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ قرآن مجید میں ہے :

’’وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ‘‘

(اورنہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دوجب تک کہ وہ ایمان نہ ئیں،‘‘ (سورۃ البقرۃ : 221‘‘

اس بناء پر سوال میں جس عورت کا ذکر ہے اس کا نکاح صحیح نہیں کیونکہ مرد کو قبوری بتلایا گیا ہے جو مشرک ہے پس شرعاً عورت کو اختیار ہے جہاں چاہے کسی دیندار شخص کو ولی مقرر کرکے نکاح کرلے۔ نیز ولی نے اگر قبل از نکاح اجازت نہیں لی تو اس وجہ سے عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اور اگر قبل از نکاح اجازت لی ہو مگر صفائی نہ برتی ہو بلکہ فریب کاری سے کام لیا ہو تو اس صورت میں بھی عورت مختار ہے خواہ نکاح فسخ کرے یا قائم کرے۔

2۔ ان لڑکے لڑکیوں کا نکاح آپس میں درست ہے کیونکہ قرآن مجید میں یا حدیث میں جو رشتے حرام بتلائے گئے ہیں ان میں یہ داخل نہیں۔ قرآنِ مجید میں ہے :

’’وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ ‘‘

(اوران عورتوں کے سوااور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں‘‘ (سورۃ النساء : 24‘‘